جلد ۲۹ | یکم ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش | ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ | یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۲۴

روزنامہ الفضل قادیان — ۹ رمضان ۱۳۶۰ھ

احرار کو غدّاری کا صلہ مل رہا ہے

احرار تھوڑا ہی عرصہ قبل اپنے آپ کو نہ صرف مسلمانوں کے سیاسی۔ بلکہ مذہبی راہ نما بھی سمجھتے تھے۔ اور ان کا دعوٰے تھا۔ کہ ممکن نہیں مسلمانانِ ہند ان کی مرضی کے خلاف سانس بھی لے سکیں۔ اسی زعم میں ان کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب نے یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ میاں سر فضل حسین صاحب کو بھی احرار پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ کسی اور کی تو مجال ہی کیا ہے۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا۔ یہ کہ ایک احراری کے سوا سارے پنجاب میں سے کوئی دوسرا احراری منتخب نہ ہو سکا اس پر احرار کو سیاسی میدان میں ایسی زک ہوئی کہ ایک عرصہ تک کسی کو مونہہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ ادھر جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں مذہبی لحاظ سے وہ شکست فاش کھا کر خائب و خاسر ہو چکے تھے۔ ان حالات میں انہوں نے ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں تو بہت مارے۔ مگر کسی جگہ ان کے قدم نہ جم سکے۔ آخر ان میں سے بعض نے کانگرس کی پناہ جا ڈھونڈی۔ مگر دوسروں نے جب دیکھا۔ کہ کانگرس نے ان کی اچھی طرح آؤ بھگت نہیں کی۔ حتےٰ کہ بالفاظ معاصر "انقلاب" (۲۶ اکتوبر)

"ایک دفعہ کانگرس نے چاہے میں آکر پندرہ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن پانچ ہزار ہی دے کر رہ گئی"

تو احرار نے اپنا رُخ مسلم لیگ کی طرف پھیر دیا۔ اور ان کے زعیم مولوی مظہر علی صاحب اظہر نے اعلان کر دیا۔ کہ اگر ہندوؤں نے چھوت چھات ترک نہ کی تو ہم مسلم لیگ میں داخل ہو جائیں گے۔ اور پاکستان کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیں گے۔

احرار نے یہ دیکھ کر کہ ایک طرف تو ہندوؤں میں "پاکستان" کی تحریک کے خلاف بہت جوش ہے۔ اور دوسری طرف مسلم لیگ "پاکستان" پر بہت زور دے رہی ہے۔ بات تو خوب موقعہ کی نکالی۔ کہ فریقین میں کوئی تو ان کا قدر دان بن جائے گا۔ اور بالفاظ "انقلاب" "اپنی ہمسائیوں کے مونہہ کھول دے گا۔ اور مجلس احرار پر پھر چندے کا بن برسنے لگے گا" لیکن کسی نے بھی احرار کو مُونہہ نہ لگایا۔ اور وہ بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ جب ہر طرف انہیں مایوسی ہی مایوسی نظر آئی۔ تو انہوں نے گاندھی جی سے اپنے دل کی کہنے۔ اور ان سے اپنے درد کی دوا چاہنے کی ٹھان لی۔ چنانچہ "انقلاب" کا بیان ہے۔ کہ:۔

"احرار نے گاندھی جی سے درخواست کی کہ نیاز مندوں کو باریابی کا شرف عطا فرمایا جائے"

خدا کی شان۔ ایک وقت وہ تھا۔ جب گاندھی جی نے اعلان کیا تھا۔ کہ مسلمانوں میں سے ایسے لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالا جائے۔ جو کانگرس سے ہمدردی رکھتے ہوں۔ اور انہیں کافی معاوضہ دے کر مسلمانوں میں کانگرسی خیالات پھیلانے کا کام لیا جائے۔ مگر ایک وقت آج ہے۔ جب احراری لیڈر گاندھی جی سے خود ملاقات کرنے کی التجا کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہہ کر اسے ٹھکرا دیتے ہیں۔ کہ "میرے پاس وقت نہیں" احرار اس میں بھی اپنی کوئی ذلت نہیں سمجھتے۔ اور اصرار کرتے ہیں کہ ضرور حاضری کا اعزاز بخشا جائے اس پر حکم ہوتا ہے "فلاں وقت ریلوے ٹرین میں چند منٹ خالی ہوں گے۔ وہاں آؤ" احرار اسی کو لجد غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور ریلوے ٹرین میں جا حاضر ہوتے ہیں۔ مگر گاندھی جی کا نہایت خشک جواب سُنکر اُلٹے پاؤں چلے آئے۔ گاندھی جی کو چونکہ احرار کے متعلق کافی تجربہ ہو چکا ہے اور یوں بھی کوئی سمجھدار انسان کسی قوم کے غداروں پر زیادہ دیر تک اعتماد نہیں کر سکتا۔ اس لئے انہوں نے احرار کو یہ دو ٹوک جواب دے دیا۔ کہ:۔

"اگر آپ کانگرسی ہیں۔ تو جائیے اپنا کام کیجئے۔ اور اگر مسلمان ہیں۔ تو میں آپ کو مسلمانوں کا نمائندہ نہیں مانتا۔ مجھے مسلمانوں سے کوئی بات کرنی ہوگی۔ تو مسٹر جناح کے پاس جاؤں گا جس کے پیچھے کروڑوں مسلمان ہیں۔ نہ کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ جن کے ساتھ کوئی بھی نہیں"

اس پر احرار یہ کہتے ہوئے چلے آئے کہ:۔

بہُت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

معلُوم نہیں۔ اب احرار کدھر کا رُخ کرتے ہیں۔ وہ کسی طرف بھی جائیں مسلمانوں کے لئے قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ احرار کی یہ درگت کیوں ہو رہی ہے۔ محض اس لئے کہ انہوں نے ذاتی مفادات کی خاطر ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں سے غداری کی۔ اور غدار خواہ مذہبی ہوں۔ یا سیاسی۔ ان کا انجام یہی ہوا کرتا ہے۔ کہ ایک وقت آتا ہے۔ جب کوئی ان کی شکل تک دیکھنے کا روادار نہیں ہوتا۔

قادیان ۲۹ تبوک ۱۳۲۰ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان میں درد کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام ناصر احمد حرم اوّل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے برہمن بڑیہ تشریف لے گئے ہیں ۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب کے پوتے کی نہایت افسوسناک وفات

یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ عزیز محبوب احمد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" کا صاحبزادہ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا پوتا جو حیدر آباد دکن کی عثمانیہ یونیورسٹی میں تعلیم پاتا تھا۔ اور بعارضہ ٹپ محرقہ چند روز سے بیمار تھا۔ فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جیسا کہ "الفضل" میں لکھا گیا تھا شیخ محمود احمد صاحب باوجود خود بیمار ہونے کے حال ہی میں بچہ کی بیماری کا سن کر حیدر آباد گئے تھے۔ مگر افسوس کہ قضا و قدر نے خوشی کی بجائے المناک صدمہ انہیں پہونچایا۔ ہمیں اس حادثہ میں ان کے تمام خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب کو کہ ان کے متعلق بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کی طبیعت علیل ہے۔ نیز شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کا اجر عظیم بخشے۔

عزیز محبوب احمد نہایت سعید اور لائق بچہ تھا۔ اس سے والدین اور سارے خاندان کی بہت سی امیدیں وابستہ تھیں۔ مگر منشاء ایزدی میں کچھ اور ہی مقدر تھا۔ اور اسی میں اجر عظیم ہے ۔

وصایا کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ جو وصیتیں اس وقت تک ہو چکی ہیں۔ ان کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ تک چندہ وصیت ادا نہیں کرتا۔ اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے ۔ عہدیداران اس قاعدہ پر پوری طرح عمل کریں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نظارت تعلیم و تربیت سے متعلق رپورٹیں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ تمام جماعتیں ۱۰ تاریخ تک اپنی کارگزاری کی رپورٹ بھجوایا کریں۔ مگر افسوس ہے اس اعلان کی طرف بہت کم جماعتوں نے توجہ دی ہے اس وقت تک صرف حسب ذیل جماعتوں کی رپورٹیں پہنچی ہیں۔ باقی بھی جلد توجہ کریں۔ انبالہ۔ ادحلہ۔ ادرحمہ۔ دارالبرکات قادیان۔ نصرت آباد۔ مسن بادہ۔ ناصر آباد۔ محمود آباد۔ احمد آباد۔ کوٹ احمدیاں۔ حیدر آباد سندھ سیمنٹ ورکس۔ روہڑی۔ نہال۔ دارالرحمت قادیان۔ رائل پور۔ آنبہ۔ گنج۔ مبارک آباد ناظر تعلیم و تربیت

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب ۵ سے ۲۵ اکتوبر تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

536 Apti Java.
537 Nji Rominah "
538 Ohi "
539 Nji Oeneh "
540 Winotapraadja Java
541 Maskan "
542 Romah "
543 Roekman "
544 Sahdi "
545 Nji Tah "
546 Djalaloedin "
547 Masrmsen "
548 Kiwing "
549 Saimi "
550 Abas "
551 Ardi "
552 Dadeng "
553 Banol "
554 Riba "
555 Maina "
556 Djami "
557 Tipah "
558 Sami "
559 Hadji "
560 Rd. Enoch "
561 Nji Sarimaja "
562 Rd Kososih "
563 Amarsapoera Java
564 Djoeloeha "
565 Tjon "
566 Sharif Anwar "
567 Tasmanah "
568 Martawiradji "
569 Sikem "
570 Siti Chasanah "
571 Soetijem Java
572 Sri Ngaisah "
573 Marsilah "
574 Siti Chadijah "
575 Abdul Moeloed Java.
576 Soekorla "
577 A. Djoelerie "
578 Malhawi "
579 Nasir "
580 Roekmini "
581 Mohammed Poedjai "
582 Nji Tjoh "
583 Moehjiddin Java
584 Wohjan "
585 Minsa "
586 Soerijah
587 Hasan Basri Java.
588 Sreporsa "
589 Amsani "
590 Mohammad-Nasoeki "
591 Roekaih "
592 T. Rasli "
593 Ahmad "
594 Siti Hasanah Java
595 Salsidjim
596 M. Yatim "
597 Soepi "
598 Ipah Java.
599 Ibrahim

مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان

مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء کا دعویٰ ہے۔ اور اسے بار بار پیش کرتے رہتے ہیں۔ کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شارح ہیں۔ اور آپ کے حقیقی جانشین۔ اور ان کی زندگی کا مقصد یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کو دُنیا میں قائم کریں۔ اور لوائے احمدیت اور پرچم اسلام ساری دُنیا میں لہرائیں۔ لیکن جب خود ان لوگوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا احترام نہیں۔ وہ کس طرح حضور کی شان دُنیا میں قائم کر سکتے ہیں۔ ہر صبح جو طلوع ہوتی ہے اور ہر دن جو چڑھتا ہے۔ اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے قلوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قدر ومنزلت سے اسی طرح خالی ہو گئے ہیں۔ جس طرح ایک گھونسلہ پرندہ کے اُڑ جانے سے۔ اس کا ثبوت ان کی تحریروں سے مل سکتا ہے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جو ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذرہ بھر بھی وقعت نہیں رہ گئی جماعت احمدیہ حضور کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں کرتی ہے۔ لیکن انہوں نے ان الفاظ کو ترک کر کے حضرت مرزا صاحب اور پھر مرزا صاحب کے الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق "حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز" لکھنا ضروری سمجھیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "مرزا صاحب" لکھنا کافی خیال کرتے ہیں۔ پھر یہی نہیں۔ اور بھی کئی طریق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کے خلاف سخت گستاخی کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں یہ ذکر آچکا ہے کہ "پیغام صلح" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات رؤیا۔ اور ملفوظات کو گالیاں قرار دیا جا چکا ہے۔ اب ایک اور حرکت ملاحظہ ہو جس میں مولوی محمد علی صاحب بھی شریک ہیں۔ بلکہ اس کے زیادہ تر موجب آپ ہی ہیں:۔

۱۷؍ستمبر کے "پیغام صلح" میں کسی غلام ربانی صاحب کا ایک مکتوب درج کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون کے خلاف مولوی محمد علی صاحب کو لکھا۔ اس میں راقم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کے خلاف ایسے گستاخانہ الفاظ لکھے ہیں۔ جو کسی احمدی کے قلم سے ہرگز نہیں نکل سکتے۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے انہیں ناپسند کرنے کی بجائے اخبار میں شائع کرا دیا ہے۔ ذیل میں یہ بتانے کے لئے کہ غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیر کرنا کس طرح معمولی بات سمجھتے ہیں۔ وُہ الفاظ نقل کئے جاتے ہیں جو غلام ربانی صاحب مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

"ان مذکورہ بالا امور کو مدنظر رکھ کر یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اول تو مرزا صاحب کی متواتر وحی نے جو بارش کی طرح نازل ہوئی۔ بظاہر غلطی درست نہ کی۔ کیونکہ درستی کے بعد بھی استعارہ ہی استعمال کرتے رہے۔ ہاں ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے دماغ کے خیالات میں درستی ہو گئی ہو۔ مگر افسوس ان خیالات کو جو درست تھے۔ احاطۂ تحریر میں نہ لا سکے۔ اور اپنے ساتھ لے کر رحلت فرما گئے۔ اور اپنے بیٹے کو وصیت کر گئے۔ کہ میرے مرنے کے بعد یہ بیان شائع کرنا۔ کہ میرے باپ نے لفظ نبی جو احادیث میں آیا ہے۔ بطور استعارہ استعمال کیا ہے کیونکہ وُہ سمجھتے نہیں تھے۔ بے سمجھی کی وجہ سے کیا ہے۔ اور بعد میں وحی کے ذریعہ سے علم ہونے کے باوجود استعارہ ہی استعمال کیا ہے۔ کیونکہ ان کو ڈر تھا کہ لوگوں کو غلطی نہ لگ جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وحی کا فرشتہ بھی چھپایا ہوگا۔ کہ میرے نازل ہونے کا فائدہ ہی کیا ہوا!!"

ہر وُہ شخص جو احمدی کہلاتا ہے۔ اور جس کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قدر ومنزلت ہے۔ ان الفاظ کو سننا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کے مدعی مولوی محمد علی صاحب انہیں فخریہ شائع کراتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نور الحق۔ واقعت تحریک جدید۔

غیر مبایعین میں شامل ہو کر پہلے نیک اعمال سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے ہیں

وَاِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا۔ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ۔ اگر تم کو کوئی بھلائی حاصل ہو۔ تو ان کو بُرا لگتا ہے۔ اور اگر تم کو کوئی بُرائی پہنچے۔ تو وُہ اس سے خوش ہوتے ہیں اگر تم صبر کرو۔ اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ تو تم کو ان کا فریب کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ بے شک جو کچھ یہ کر رہے ہیں سب اللہ کے بس میں ہے:۔

ڈلہوزی کے واقعہ نے ایک بار پھر غیر مبایعین کے متعلق ثابت کر دیا ہے۔ کہ مندرجہ بالا آیت میں مومنوں کے جن دشمنوں کا ذکر ہے ان کے وُہ پورے پورے مثیل ہیں۔ اس واقعہ کے متعلق مسلم اور غیر مسلم شرفاء ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن اگر کسی نے ہمدردی ظاہر نہیں کی۔ تو وُہ صرف غیر مبایعین ہیں۔ ان کا ہمدردی کرنا تو کجا۔ وُہ تو اپنی انتہائی دشمنی اور عداوت کو بھی پوشیدہ نہ رکھ سکے۔ اخبار "الفضل" ۲۴ ستمبر میں ڈلہوزی کا جو خط چھپا ہے۔ وُہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کی اخلاقی حالت کس قدر گر چکی ہے۔ اس کے متعلق میں جناب مولوی محمد علی صاحب سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ وُہ خدا کے لئے غور فرمائیں۔ کہ جس جماعت کو وُہ اسلام کے پابند اور حق پر سمجھتے ہیں کیا اس کے اخلاق ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ ممکن ہے۔ جناب مولوی صاحب یہ فرمائیں۔ کہ ایک دو آدمیوں کی گندہ مثالوں سے تمام جماعت گندی نہیں ہو سکتی۔ مگر اُن کا یہ عذر درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جن لوگوں نے اس قسم کا رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ انہیں وُہ بڑے مخلص اور اپنے مقرب سمجھتے ہیں۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ جب مولوی صاحب کے مقربین اور مخلصین کی یہ حالت ہے۔ تو باقیوں کی کیا ہوگی۔ مولوی صاحب کی پارٹی میں میں نے پانچ سال گزارے ہیں۔ یہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ غیر مبایعین کی چھوٹی سی ٹولی کے حالات سے واقفیت اور تجربہ حاصل کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ اور میں مبالغہ سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو شاہد و ناظر سمجھ کر حلفیہ کہتا ہوں۔ کہ ان کی پارٹی میں رہ کر بہت سے لوگ اپنے پہلے نیک اعمال سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ میں جب سے غیر مبایعین میں شامل ہوا۔ اسی دن سے ان کی پارٹی کا ایک جوشیلا فرد ثابت ہوا چندے وغیرہ دینے سے میں نے کبھی دریغ نہ کیا۔ غیر مسلم اور دیگر مخالفین کے متعلق ہمیشہ میری یہی کوشش رہی۔ کہ وُہ ہماری جماعت میں شامل ہوں۔ مگر یہ جوش اور ولولہ زیادہ دیر پا نہ ثابت ہوا۔ بلکہ سوڈا واٹر کی طرح میرے تمام جوش وخروش ٹھنڈے پڑ گئے۔ کیونکہ جب میں نے غیر مبایعین کے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ تو کوئی ایسا شخص نظر نہ آیا جس میں اسلامی جوش ہو۔ اگر ان میں جوش تھا۔ تو محض پیسوں کی خاطر۔ اس قسم کے واقعات جب میں نے دیکھے۔ تو میرا دل سخت متنفر ہو گیا اور میرے خیالات دہریت سے کم نہ رہے۔ میں خیال کرنے لگا۔ کہ دُنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو سچا ہو۔ یہ کیوں ہوا۔ اس لئے کہ جس جماعت کو میں سچا تصور کرتا تھا۔ وُہ جھوٹی ثابت ہوئی۔ آج اگر خدا کے فضل سے مبایعین میں شامل ہو کر مجھ پر احمدیت کی حقیقت روشن نہ ہو چکی ہوتی۔ تو شائد میں اس گڑھے میں گر چکا ہوتا جس کے چاروں طرف لکھا ہوتا "خدا کا انکار۔ قرآن شریف کا انکار۔ اسلام کا انکار۔ انبیاء کا انکار" اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس رحم کا میں جتنا بھی شکر ادا کروں۔ اتنا ہی کم ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان میں آکر میں نے محسوس کیا۔ کہ انسان کے عقائد اسکے لئے رُوحانی رہنمائی کا باعث ہیں اگر عقائد کمزور ہوں۔ تو انسان یقیناً اعمال خیالات اور اخلاق میں کمزور رہتا ہے۔ اور اگر عقائد درست ہوں۔ تو نہ صرف اعمال اخلاق اور خیالات درست ہوتے ہیں بلکہ رُوحانیت میں بھی ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہوتا ہے۔ میں جب تک لاہور میں رہا۔ مولوی محمد علی صاحب کا شائد ہی کوئی خطبہ سننے سے رہ گیا ہو۔ مگر ان کے خطبات سے مجھے یہی معلوم ہوا۔ کہ وُہ خدا کے بندگان کو ایسے رستے پر چلانا چاہتے ہیں جس میں نہ خدا نہ رسول اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملتے ہیں بلکہ گمراہی ہی گمراہی ہے۔ جناب مولوی صاحب کے خطبے اکثر جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف ہوا کرتے ہیں۔

چند ضروری نصائح

جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت نواب محمد الدین صاحب کو ان کی کراچی سے واپسی پر الوداعی ٹی پارٹی دی۔ اس موقعہ پر نواب صاحب نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حسب ذیل مؤثر اور پُر از نصائح تقریر فرمائی:

اخوت کی بہترین مثال

جماعت کراچی کے دوستوں نے میرے کراچی سے تین ماہ کے قیام کے بعد رخصت ہونے کی تقریب پر جو دعوت دی ہے اس کے لئے میں نہایت ممنون ہوں۔ درحقیقت اس زمانہ میں اسلام میں انما المومنون اخوۃ کی بہترین نظیر ہماری جماعت ہی پیش کرتی ہے۔

مجھے ہندوستان کے مختلف حصوں میں اور بیرون از ہند عراق، عرب اور انگلستان کی احمدی جماعتوں میں جلنے اور باہمی تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا ہے اور میں نے ان میں رہ کر ہمیشہ یہی محسوس کیا ہے۔ کہ میں اپنے گھر میں ہوں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ غیر احمدی ہونے کی حالت میں ایک دوسرے سے بغض اور کینہ رکھتے تھے۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد ان کی سب کدورتیں دھوئی گئیں۔ اور وہ رحماء بینھم کے مصداق بن گئے۔

"الفضل" ضرور خریدیں

لیکن اس اعلے اخلاقی حالت کو قائم رکھنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ کہ ہمارے دوست سلسلہ کے لٹریچر اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات باقاعدہ پڑھتے رہا کریں۔ اس کے لئے بہترین طریق یہ ہے۔ کہ سلسلہ کے اخبارات و رسالے اور خصوصاً اخبار الفضل سب افراد جماعت کو پہونچیں۔ اور وہ ان کو پڑھتے رہا کریں۔ یہ عادت تب ہی راسخ ہو سکتی ہے۔ جب دوست اخبار خود خریدیں۔ اور مانگنے تانگنے پر گزران کی عادت کو چھوڑ دیں۔ خطبہ نمبر کی قیمت ایک دھیلہ روزانہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اور یہ قیمت ادا کرنا کسی دوست کے لئے مشکل نہیں۔ جو دوست ساٹھ یا اسی روپیہ سے زیادہ ماہوار آمدنی رکھتے ہیں۔ ان کے لئے الفضل روزانہ خریدنا کوئی مشکل نہیں۔ جس کی قیمت صرف اڑھائی پیسہ روزانہ کے قریب ہے میں نے انگلستان میں دیکھا کہ کوئی شخص دوسرے کا اخبار دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

روزانہ اعمال کا جائزہ

دوسری بات جو ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ اپنے روزانہ اعمال کا جائزہ لینا اور اپنے آپ کی پڑتال کرنا ہے۔ انسانی فطرت ایسی ہے کہ نیک سے نیک شخص بھی اپنا عیب یا اخلاقی کمزوری سننا پسند نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی اپنا ہمدرد دوست بھی دوسرے دوست پر اس کا عیب یا کمزوری واضح کرے تو بہت ناگوار گزرتا ہے۔ اس لئے اگر ہم خود اپنے گریباں میں مونہہ ڈال کر اپنے روزانہ اعمال کو اسوۂ حسنہ کی کسوٹی پر پرکھ لیا کریں۔ تو ہم کو اپنی کمزوری کا ایک حد تک پتہ ملتا رہے۔ اور ان کے دور کرنے کی کوشش کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا اہتمام کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ رات کو سوتے وقت اپنے آپ کو ٹٹولیں۔ اور جائزہ لیں۔ اگر کوئی غفلت یا سستی ہوئی ہو۔ تو کل کے لئے ایسی تیاری کریں۔ اور ایسا پروگرام بنائیں۔ کہ پھر ایسی غفلت نہ ہونے پائے ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور توکل کی صورت میں دنیا کی کوئی مصیبت اور ابتلا دکھ نہیں پہنچا سکتا۔ اور انسان آسانی کے ساتھ صراط مستقیم پر چلکر دینی اور دنیاوی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا پر پورا ایمان اور بھروسہ ہو۔ تو پھر انسان کو خواہ تنور میں ڈال دیا جائے۔ اسے کوئی غم نہیں ہوتا۔

جلد سونا اور جلد اٹھنا

رات کے پہلے حصہ میں جلدی سو جانا اور پچھلے حصہ میں سویرے جاگنا صحت کے لئے اور دینی اور دنیوی ترقی کے لئے بہت مفید نسخہ ہے

ہر رات کے پچھلے حصہ میں کچھ دولت بٹتی رہتی ہے جو جاگتے ہیں سو پاتے ہیں جو سوتے ہیں وہ کھوتے ہیں

دینی اور دنیوی کامیابی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

سادہ زندگی۔ کفایت شعاری۔ دیانتداری خوش معاملگی۔ خوش اخلاقی۔ ہمدردی مخلوق متعدی فرض شناسی۔ خشیت اللہ۔ اور ذکر الٰہی کے متعلق جو وقتاً فوقتاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبوں میں ہدایات ملتی رہتی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے دینی و دنیوی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے جماعت پر کسی کو اعتراض کرنے کا موقعہ ملے۔ بلکہ ہر احمدی اپنے حسن اخلاق سے جماعت کے وقار کو قائم کرنے والا ثابت ہو اور اس کا نیک نمونہ بجائے خود تبلیغ کا کام دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوائے نجات نہیں سو تم پاک دل بن جاؤ۔ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدگیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ فرمایا ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں معروف رہے اور خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے۔ ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال اولاد۔ بیوی۔ بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے۔ کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر اور عزت خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

اولو العزم خلیفہ کے لئے دعا

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم سے ہم کو ایک اولو العزم خلیفہ عطا کیا ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ سیدنا محمود کو خداوند کریم صحت و عافیت سے رکھے۔ اور ان کا برکت والا سایہ عرصہ دراز تک جماعت کے سر پر قائم رکھے۔ اس وقت دنیا میں ایک نہایت خوفناک جنگ جاری ہے۔ روزانہ ہزاروں لاکھوں آدمی مر رہے ہیں۔ ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مصیبت کو دنیا سے دور کرے۔

صاحبان میں آپ سے رخصت ہوتا اور دعا کرتا ہوں۔ کہ کراچی کے احباب اور جماعت کو اللہ تعالےٰ دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال کرے۔ اور ان کو صراط مستقیم پر قائم رکھ کر اسلام کی بہترین خدمت کا موقعہ دے۔

ڈلہوزی کا واقعہ اور معاصر پارس

معزز معاصر "پارس" (۲۴ ستمبر) لاہور ڈلہوزی کے اس واقعہ کے متعلق جس میں مسلح پولیس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی پر کئی گھنٹے تک قبضہ کئے رکھا لکھتا ہے:

"مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ تبدیل آب و ہوا کیلئے ڈلہوزی میں تشریف فرما تھے کہ پچھلے دنوں انکے ساتھ ایک حد درجہ رنجیدہ اور افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ مرزا صاحب موصوف نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ ستمبر میں واقعہ مذکور کی جو تفصیل بیان کی ہے اُس کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈلہوزی کی پولیس نے انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے قریباً سات گھنٹے تک خلیفہ صاحب کے بنگلے کا نہ صرف خلاف قانون محاصرہ کئے رکھا بلکہ چند سپاہی انکے مکان کے اندر داخل ہو کر ڈرائنگ روم اور برآمدہ میں ڈیرہ ڈالے پڑے رہے۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب کے بیان کے مطابق ایک سپاہی نے زنانہ میں گھسنے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس کے اشتعال انگیز رویہ کے باوجود مرزا صاحب کے ذاتی اثر کی بدولت کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔

واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۰ ستمبر کی دوپہر کو ڈلہوزی میں خلیفہ صاحب کے مکان پر جو ڈاک تقسیم ہوئی۔ اس میں انکے صاحبزادہ مرزا خلیل احمد عمر قریباً سترہ سال کے نام ایک پیکٹ موصول ہوا جو بیرنگ تھا۔ مرزا خلیل احمد کو جب معلوم ہوا۔ کہ پیکٹ میں باغیانہ لٹریچر ہے۔ تو وہ اسے حضرت صاحب کے پاس لے گئے۔ پیکٹ کا جائزہ لینے کے بعد حضرت صاحب نے اپنے سیکرٹری کو حکم دیا۔ کہ ایک چٹھی کے ہمراہ اسے گورنر صاحب کے پاس بھیج دیا جائے۔ اور لکھا جائے کہ کسی نے

شرارت کے طور پر یہ پیکٹ خلیل احمد کے نام بھیجا ہے۔ سکرٹری صاحب ہدایات حاصل کرکے ابھی زینہ سے اترے ہی تھے۔ کہ انہیں پولیس کے سپاہی کھڑے دکھائی دیئے۔ گویا کہ وہ پیکٹ کے ساتھ ہی مرزا صاحب کے مکان پر پہنچ چکے تھے۔ پولیس کے چند سپاہی تو مکان کے اندر ڈرائنگ روم اور اس کے برآمدہ میں بیٹھ کر خوش گپیاں ہانکنے میں مصروف ہو گئے۔ اور کچھ دہ نفیس لے کر باہر کھڑے رہے۔ اور تھوڑی دیر ہی میں مسلح پولیس بھی وہاں پہنچ گئی۔ یہ لوگ وہاں طرح طرح کی حرکتیں کرتے رہے جن سے مرزا صاحب کو بے حد پریشانی ہوئی۔ آخر سات گھنٹے تک مرزا صاحب کے مکان پر قبضہ جمائے رکھنے کے بعد پولیس کے سپاہی وہاں سے روانہ ہوئے۔ اس اثناء میں مرزا صاحب کو جن تکلیف دہ حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ اُن کی تفصیل بیان کرنے کیلئے اخبار کے کئی صفحات درکار ہیں۔ لہٰذا اختصار پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔

ایک مذہبی پیشوا کی حیثیت سے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو ملک میں جو قابل رشک پوزیشن حاصل ہے۔ اس سے ہر شخص واقف ہے۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کیلئے ان کا لفظ حکم کا درجہ رکھتا ہے۔ وہ ایک ایسی جماعت کے امیر ہیں جس کے بانی نے بادشاہ وقت کی اطاعت کو ایک اصول کا درجہ دیا حکومت برطانیہ کی وفاداری اور اس سے دوستی کو جماعت مذکور نے اپنا فرض قرار دیا۔ جس کے لئے اسے اپنے ہموطنوں کے طعن و تشنیع برداشت کرنے پڑے۔ گذشتہ اور موجودہ جنگ میں مرزا صاحب اور ان کے پیرو کاروں نے حکومت کی مالی اور بھرتی کے سلسلہ میں جو مدد کی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن ان کے ساتھ حکومت کے کارندوں کی طرف سے جو نامناسب سلوک روا رکھا گیا ہے۔ وہ اس قابل نہیں کہ جسے آسانی سے نظر انداز کیا جا سکے۔

مرزا صاحب موصوف کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے استعمال پر اپنے ساتھ پیش آمدہ مذکورہ بالا واقعہ سے کسقدر ذہنی تکلیف ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ انکے ذیل کے تلخ الفاظ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

آپ اپنے خطبہ کے دوران میں فرماتے ہیں:-

"چونکہ ہماری جماعت کے بعض نمائندے قانونی مجالس میں بھی ہیں۔ اور جب گورنمنٹ نے یہ قانون بنایا تھا۔ تو اسوقت گورنمنٹ کی کونسل میں ہماری جماعت کا بھی ایک فرد موجود تھا۔ گو وہ جماعت کا نمائندہ نہیں تھا۔ تاہم میں اس امر پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اگر قانون کا وہی منشا ہے جو ظاہر ہوا ہے۔ اور اس قانون کے پاس کرنے میں ہمارے ان دوستوں کا بھی ہاتھ ہے۔ جو قانون ساز مجلس میں ہیں۔ تو یقیناً انہوں نے بہت بڑا ظلم کیا ہے ہماری جماعت کے کسی فرد نے خواہ بحیثیت ممبر اس قانون کی تائید کی ہے۔ اور خواہ قانون کی تشکیل میں حصہ لیا ہے۔ یقیناً اس نے اپنی عاقبت خراب کرلی ہے۔ اور یقیناً وہ خدا تعالےٰ کے سامنے بہت بڑے مجرم کی صورت میں پیش ہوگا کیونکہ اس نے ۳۳ کروڑ باشندوں کو قانون کے ذریعہ ذلیل کرنے کا سامان تیار کیا۔ اور ان کی عزتوں کو ایک عرصہ کیلئے خطرہ میں ڈال دیا۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ قانون ایسے لوگوں کے ہاتھوں سے گندا ہو رہا

چاہیئے۔ کہ اس معاملہ کو معمولی سمجھ کر ٹال نہ دے بلکہ کسی خاص افسر کے ذریعہ اس کی تحقیقات کرائے۔ اور اس سازش کا پتہ لگا کر جس کے ذریعہ مرزا صاحب کو نقصان پہنچانے کی مذموم حرکت کی گئی۔ سازش کنندگان کو قرار واقعی سزائیں دے۔ تاکہ آئندہ کسی کو اس قسم کی جسارت کی جرأت نہ ہو سکے۔ ہماری رائے میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہر جماعت اور ذمہ دار اخبار کو اس واقعہ کی جو مرزا صاحب قادیان کے ساتھ پیش آیا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ کریمیا پر جرمن حملہ کامیاب نہیں ہوا۔ اب وہ پیرا شوٹ اتار کر اسے سر کرنے کی فکر میں ہیں۔ یوکرین میں لنگ بیت سے پچاس میل دور ایک چھوٹے سے شہر پر قبضہ کا دعویٰ جرمنوں نے کیا ہے۔ لینن گراڈ کی قوت مزاحمت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ایک محاذ پر روسیوں نے جرمنوں کو تین مضبوط لائنوں سے پیچھے دھکیل دیا ہے۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ گذشتہ سات روز میں جرمن فوج کی اٹھارہ کمپنیاں بالکل برباد کر دی گئیں۔ بہت سے جرمن قیدی بنائے گئے۔ بیلیتا کے نواح میں جرمنوں سے دس دیہات واپس لے لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن دور مار توپوں نے لینن گراڈ کی حفاظتی لائنوں پر شدید ترین گولہ باری کی۔ بحیرہ بالٹک کے بحری اڈے پر بھی گولے پھینکے۔ دو جنگی جہاز غرق ہو گئے اور ایک کروزر کو آگ لگ گئی۔ فن ریڈیو کا اعلان ہے کہ لینن گراڈ کے اندر آگ بھڑک رہی ہے مگر روسی یا برطانی ذرائع سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ کاکیشیا میں زبردست حفاظتی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ آج ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول نے طہران میں روسی کمانڈر انچیف سے اس بارہ میں ایک گھنٹہ کانفرنس کی۔

لنڈن ۲۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے بلغاریہ کو آخری نوٹس دیدیا ہے کہ وہ فوراً روسی محاذ پر ڈیڑھ لاکھ فوج بھیجے۔ ورنہ جرمن فوجیں اس پر قبضہ کر لیں گی۔ نیز مطالبہ کیا ہے کہ ہوائی جہاز اور بحری دستے جرمنی کے کنٹرول میں دے دئے جائیں۔ بحیرہ اسود کی بندرگاہیں اور ہوائی اڈے بھی اس کے حوالہ کئے جائیں۔

پراگ ۲۸ ستمبر نازی حکام نے زیکو سلاویہ کے وزیر اعظم ایلیاس کو گرفتار کر لیا ہے اس پر جرمنی سے بغاوت کا الزام ہے۔ اس شخص کو جرمنوں نے وزیر اعظم بنایا تھا۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں ٹربیونل مقرر کئے گئے ہیں جنہیں باغیوں کو گولی سے اڑا دینے کا حق ہے چیکوسلواکیہ میں دھڑا دھڑ گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر امریکہ کا ایک اور تجارتی جہاز جس پر پانامہ کا جھنڈا تھا۔ بحر اوقیانوس میں ایک یو بوٹ نے غرق کر دیا۔ ابھی تک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ حملہ آور بوٹ کس ملک کی تھی۔ مگر قیاس ہے کہ جرمنی کی ہوگی۔

طہران ۲۸ ستمبر سابق شاہ ایران آج ایک جہاز پر شاہ پور کی بندرگاہ سے جنوبی امریکہ کو روانہ ہو گئے۔ ان کے خاندان کے کئی ممبران کے ہمراہ ہیں۔

انقرہ ۲۸ ستمبر معلوم ہوتا ہے کہ جاپان جرمنی کے پروگرام سے مایوس ہو رہا ہے کل تین طاقتوں کے معاہدہ کی پہلی سالگرہ منائی گئی۔ جاپانی وزیر خارجہ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یورپ میں نظام نو کو رواج دینے کے لئے جرمنی نے جنگ بپا کر رکھی ہے مگر جاپان ایشیاء میں ایسے حالات پیدا نہیں کر سکتا۔

روم ۲۸ ستمبر شمالی ابے سینیا میں جو اطالوی فوجیں محصور تھیں۔ اطالوی گورنمنٹ نے انہیں ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیدیا ہے۔ اور ایک اعلان میں لکھا ہے۔ کہ ان فوجوں کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار باقی نہ تھا۔ کہ مزاحمت ختم کر دیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر جرمنی نے بلغاریہ سے جو مطالبہ کیا ہے۔ بلغاریہ کی وزارت نے ایک خفیہ اجلاس میں اس پر غور کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ مقبوضہ یورپ میں خدمات سرانجام دینے کے لئے اپنی فوجیں بھیجنے پر آمادہ ہے۔ مگر ہٹلر کا اصرار ہے کہ روس کے خلاف لڑنے کے لئے کم سے کم ۷ ڈویژن فوج بھیجی جائے۔ اس نے ہنگری سے بھی ڈیڑھ لاکھ فوج کا مطالبہ کیا ہے۔ رومانیہ کی جو فوجیں لڑ رہی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک لاکھ اور طلب کی ہے بلغاریہ کو بھی اتنی ہی فوج مہیا کرنے کا حکم دیا گیا ہے نیز اٹلی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پانچ لاکھ سپاہ جو مشینوں سے پوری طرح مسلح ہو۔ روسی محاذ پر بھیجی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے جنرل سٹاف نے اس قدر فوج فارغ کرنے سے معذوری کا اظہار کیا اور لکھا ہے کہ اسے خطرہ ہے اکتوبر میں برطانیہ مغربی صحرا میں اس کے علاقوں پر حملہ نہ کر دے۔

لزبن ۲۸ ستمبر لکسمبرگ کا آرچ بشپ چونکہ جرمنی سے تعاون کے اصول کی حمایت کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے نازی حکام نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔

لاہور ۲۸ ستمبر پنجاب گورنمنٹ نے خواجہ نذیر احمد صاحب سپیشل آفیشل ریسیور کے عہدہ میں مزید توسیع کی منظوری دینے سے انکار کر دیا ہے۔

لاہور ۲۸ ستمبر مجلس احرار ہند کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ بعض اخبارات نے جو لکھا ہے۔ کہ مجلس ہذا نے مسلم لیگ میں شامل ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ قطعاً غلط ہے مجلس احرار نے نہ کبھی ایسا فیصلہ کیا۔ اور نہ اب کر سکتی ہے۔ کوئی احراری اس مجلس کو چھوڑ کر لیگ میں نہیں جا سکتا

لنڈن ۲۸ ستمبر ہیلسنکی کی اطلاعات سے ظاہر ہے کہ برطانیہ نے فن لینڈ کو جو انتباہ کیا ہے۔ وہ جرمنی کے لئے موجب تشویش ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اس بات پر آمادہ ہو گیا ہے۔ کہ لینن گراڈ کی جنگ کے بعد فن لینڈ بے شک روس کے ساتھ لڑائی بند کر دے۔ جرمن ہائی کمانڈ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔ کہ فن لینڈ کے عوام روس کے ساتھ جنگ کرنے کے مخالف ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر سوویٹ یونین کے وزیر خارجہ ایم مولوٹوف یہاں آ رہے ہیں

ٹوکیو ۲۸ ستمبر جاپان کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک جاپانی جہاز ہندوستان مشرق ادنیٰ اور افریقہ سے جاپانی باشندوں کو جاپان واپس لانے کے لئے کوبے سے روانہ ہو چکا ہے۔ اور ۱۰ اکتوبر کو بمبئی پہنچے گا۔ امریکہ سے جاپانی باشندوں کو واپس لانے کے سوال پر بھی جاپان گورنمنٹ امریکہ سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ یورپ کے بھی تمام جاپانی باشندے اگلے ماہ واپس بلائے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر سوویٹ گورنمنٹ نے آزاد فرانسیسی نیشنل کمیٹی (جنرل ڈیگال) کو باضابطہ طور پر فرانس کی نمائندہ حکومت تسلیم کر لیا ہے۔

دہلی ۲۸ ستمبر مرکزی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ شام اور لبنان سے ڈاک کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا ہے۔

شملہ ۲۸ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس ۶ اکتوبر کو بند کمرہ میں منعقد ہوگا۔ اور تین روز تک جاری رہے گا۔

لنڈن ۲۸ ستمبر بوہیمیا اور موریویا کے چھ صوبوں میں جرمن حکام نے ہنگامی صورت حالات کا اعلان کر دیا ہے کیونکہ جنگی سامان تیار کرنے والی فیکٹریوں اور خوراک کے ذخائر کو آگ لگائی جا رہی ہے گاڑیاں عمداً متصادم کر دی جاتی ہیں اسلحہ ساز کارخانوں کی پیداوار بہت کم ہو گئی ہے۔ روسی محاذ پر بھیجی جانے کے لئے دو کروڑ گولیاں ایک گاڑی میں بند تھیں۔ کہ سازشیوں نے آگ لگا دی جنگلات میں آگ لگائی جا رہی ہے۔ غرضیکہ جرمنوں کو نقصان پہنچانے کی ہر ممکن صورت کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۸ ستمبر برطانیہ کے لیبر منسٹر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں ایک منٹ کے لئے بھی یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ نازی جنگی مشین کی تباہ کاریوں کو ابھی روکا نہیں جا سکا۔ ہم روس کو زیادہ سے زیادہ مدد دیں گے مگر اس کے ساتھ اپنے فوجی نوازن کو درست رکھنا بھی ضروری ہے۔ ہمیں کئی محاذوں پر سامان جنگ بھیجنا پڑتا ہے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی